(آخری قسط)

مولانا محمد عرفان الحق اظہار حقانی
مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

عالم اسلام صلیبی دہشت گردی کے نرغہ میں

اسلام آباد اور لاہور میں مولانا سمیع الحق صاحب کی معرکتہ الآراء نئی کتاب ''صلیبی دہشت گردی اور عالم اسلام'' کی تقریب رونمائی کی رپورٹیں پچھلے شماروں میں شائع ہوچکی ہیں۔ 27 راگست 2004ء کو کراچی کے آواری ہوٹل میں رونمائی کی تقریب کی رپورٹ شائع کی جارہی ہے۔ کراچی کے بعض ممتاز علماء سیاستدانوں ممبران پارلیمنٹ' ممتاز صحافیوں اور کالم نگاروں نے اظہار خیال کیا جس کے چیدہ چیدہ حصے شامل کئے جارہے ہیں۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا مفتی محمد عثمان یار خان صاحب نے انجام دیئے۔ تقریب کے حاضرین میں درجنوں شہرہ آفاق علماء وفضلاء اور دانشوروں کے علاوہ سندھ کے وزیر اعلیٰ ارباب غلام رحیم بھی مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ وقت کی کمی کی وجہ سے کئی حضرات کو اظہار خیال کا موقع نہ مل سکا۔........................ (ادارہ)

حافظ محمد تقی صاحب۔ رہنما جمعیت علماء پاکستان

آج کی یہ تقریب جس کتاب کی رونمائی میں ہے وہ اپنے نام کے حوالے سے بڑی جامع اور واضح طور پر بتاتی ہے کہ اس کتاب کے مصنف نے کیا کہنا چاہا ہے اور اس نے اس کتاب میں کیا بات کہی ہے۔ مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی اس حوالے سے پہلے ہی بڑے معتبر ہیں کہ آپ بہت بڑے خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں آپ کے والد ماجد حضرت علامہ مولانا عبدالحق صاحبؒ نے جنہوں نے مذہبی میدان میں بھی اور سیاسی میدان میں بھی کارہائے نمایاں انجام دیئے' مولانا نے اسے آگے بڑھاتے ہوئے بیک وقت کئی محاذوں پر شاندار طریقے سے کام کیا اس کتاب کو سرسری پڑھنے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ مولانا نے اسلام اور پاکستان کا ایک طرح کا مقدمہ لڑا ہے۔ اور ہر اس موضوع پر مولانا نے اظہار خیال فرمایا ہے۔ جس کے بارے میں مغربی میڈیا یا مسلمانوں کے متعلق غلط پروپیگنڈہ کر رہا تھا اور مسلمانوں کو دنیا میں رسوا اور بدنام کر رہا تھا۔ مولانا صاحب نے اس سلسلہ میں کوئی نقطہ تشنہ نہیں چھوڑا۔ صحافیوں اور میڈیا کے نمائندوں سے خطاب کیا ان کی غلط فہمیوں کو جہاد کے حوالہ سے دور کیا۔ افغانستان میں جب روس داخل ہوا اور اس نے جارحیت کا آغاز کیا تو اسوقت سے لے کر طالبان کے آخری دور تک کی تاریخ اس کتاب میں رقم ہے۔ مولانا نے ہر مرحلہ پر اسلام کی آبیاری کرنے کیلئے اغیار کے ہتھکنڈوں کو نیست ونابود